تنخواہ دار امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3130

تاریخ اجراء: 21 ربیع الثانی 1446ھ / 25 اکتوبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تنخواہ پر نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، کیا ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نمازیں پڑھانے کی اجرت لینا جائز ہے کہ علمائے متاخرین نے شعائر دین وایمان کی حفاظت کے پیش نظر امامت پر اجرت لینے کے جواز کا فتوی دیا ہے۔ لہٰذا جو امام، امامت پر اجرت لیتا ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہ در مختار میں فرماتے ہیں: "یفتی الیوم بصحتہا لتعلیم القرآن والفقہ والامامۃ والاذان" ترجمہ: فی زمانہ تعلیم قرآن، فقہ، امامت اور اذان کی اجرت جائز ہونے کا فتوی ہے۔ (درمختار مع رد المحتار، ج 6، ص 55، دار الفکر، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "(ترجمہ) قرآن عظیم کی تعلیم، دیگر دینی علوم اذان اور امامت پر اجرت لینا جائز ہے جیسا کہ متاخرین ائمہ نے موجودہ زمانے میں شعائر دین وایمان کی حفاظت کے پیش نظر فتوی دیا ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 19، ص 495، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سیدی امام اہلسنت سے فتاوی رضویہ میں سوال ہوا کہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو امام نماز پڑھانے پر نوکر ہے اس کی اقتداء کی جائے یا جماعت ترک کی جائے؟

تو اس کے جواب میں آپ نے فرمایا: "قطعاً اقتداء کی جائے اس عذر پر ترکِ جماعت ہرگز جائز نہیں، متقدمین کے نزدیک جو اُجرت لے کر امامت کرنے والے کے پیچھے نماز میں کراہت تھی اس بنا پر کہ اُن کے نزدیک امامت پر

اُجرت لینا ناجائز تھا وہ بھی ایسی نہ تھی جس کے باعث ترکِ جماعت کا حکم دیا جائے، اب کہ فتوٰی جواز اجرت پر ہے تو وہ کراہت بھی نہ رہی طحطاوی میں زیرِ قول در مختار تکرہ خلف من ام باجرۃ قھستانی (اس شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہے جو اُجرت لے قہسانی۔ت) فرمایا: ھذا مبنی علی بطلان الاستئجار علی الطاعات وھی طریقۃ المتقدمین والمفتی بہ جوازہ خوف تعطیل الشعائر حلبی وابو مسعود۔ یہ حکم اس پر مبنی ہے کہ عبادات پر اجرت لینا جائز نہیں (باطل ہے) اور یہ متقدمین کا طریقہ تھا اب مفتٰی بہ قول یہ رہے کہ اُجرت لینا جائز ہے ورنہ شعائر اسلامی کے معطل ہونے کا خوف ہے حلبی و مسعود (ت)

اسی طرح ردالمحتار وغیرہا میں ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ422، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "جو اللہ عزوجل کے لئے امامت و تعلیم و تعلم کرتے ہیں ان سے خوش ہونا بہت بجا ہے، اور جو تنخواہ لیتے ہیں ان سے نفرت بیجا ہے کہ اب ان کاموں پر اجرت لینا روا ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج19، ص503، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net